



## سوال

(232) مرد کے لئے کمر پینڈلیوں اور رانوں کے بالوں کو صاف کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مرد کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ زیر ناف اور بغل کے بالوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ پٹھ پینڈلیوں اور رانوں وغیرہ کے بالوں کو بھی صاف کر دے جب کہ اس کا مقصود عورتوں یا کافر اہل کتاب وغیرہ سے مشابہت نہ ہو؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جسم مذکورہ بالا بالوں کو صاف کرنا جائز ہے کہ اس سے جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بشرطیکہ عورتوں یا کافروں سے مشابہت اختیار کرنا مقصود نہ ہو کیونکہ اصل جواز ہے اور مسلمان کے لئے کسی چیز کو دلیل کے بغیر حرام دینا جائز نہیں اور مذکورہ امر کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا اس سے سکوت فرمانا اس کے جواز کی دلیل ہے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ مونچھیں کاٹی جائیں ناخن تراشے جائیں بغلوں اور زیر ناف بالوں کی صفائی کی جائے مردوں کے لئے آپ ﷺ نے سر منڈانے کی بھی اجازت دی نامصہ اور مستہ پر آپ نے لعنت فرمائی اور ہمیں داڑھیوں کے بڑھانے کا حکم دیا اور اس کے علاوہ باقی بالوں سے سکوت فرمایا اور جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ سکوت فرمائیں وہ قابل معافی ہے اسے حرام قرار دینا جائز نہیں کیونکہ ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

ان الله فرض فرائض فلا تقربوا حدودها ولا تعصوا ما حرم اشیاء فلا تنهوا وما وسکت عن اشیاء رحمة لکم من غیر نسیان فلا تنهوا عننا

(آخریہ دار قطنی فی سننہ ص: 502)

اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو کچھ حدود مقرر کئے ہیں ان سے تجاوز نہ کرو کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کا ارتکاب نہ کرو اور کچھ چیزوں سے ان کے بھو لئے کی وجہ سے نہیں بلکہ تم پر رحمت کے پیش نظر سکوت فرمایا ہے ان کے بارے میں کرید نہ کرو امام نوربی رحمۃ اللہ علیہ بقول اس حدیث کو دار قطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے اس مذکورہ حدیث اور اس کے ہم معنی احادیث و آثار کی بنیاد پر اہل علم کی ایک جماعت نے یہی کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے ان احادیث و آثار میں سے بعض کو حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "جامع العلوم والحکم" میں حدیث ابی ثعلبہ کی شرح میں بیان فرمایا ہے جو انہیں معلوم کرنا چاہئے وہ اس کتاب کی طرف رجوع کرے

بدرامعندیہ واللہ اعلم بالصواب



## فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 38